118395 - لڑکی کا ماموں جوان ہے اور جب بھی اسے دیکھتا اس کا بوسہ لیتا اور اس سے معانقہ کرتا ہے خاوند نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا

سوال

میری بیوی کا ماموں پچیس برس کا جوان ہے اس کی عادت ہے کہ جب بھی وہ بھانجی کو ملتا ہے اسے اپنے ساتھ لگاتا اور اس کا بوسہ لیتا ہے، میں نے بیوی کو کہا کہ وہ اس کے ساتھ مت لگا کرے اور نہ ہی وہ اسے بوسہ دیا کرے، یا وہ میری غیر موجودگی میں میرے گھر نہ آئے، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

محرم مردوں کا اپنی محرم عورتوں کا بوسہ لینا مثلا ماں یا بہن یا بیٹی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح اگر فتنہ و خرابی کا خدشہ نہ ہو تو پھوپھی یا خالہ کا بوسہ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں، اور یہ بوسہ رحمت و شفقت اور مودت کا ہو نہ کہ لہو لعب اور بطور مزاح چہ جائیکہ یہ بوسہ شہوت کا ہو.

اور آدمی کا اپنی چھوٹی عمر کی بھتیجی یا بھانجی کا بوسہ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن اگر نوجوان ہو اور پھر شادی شدہ تو پھر ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح سرایت کر جاتاہے اور بوسہ لینے سے شہوت انگیخت ہونے یا پھر شیطان اس کے لیے ایسا وسوسہ ڈال سکتا ہے جو جائز نہیں، لیکن اگر بڑی عمر کی ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں.

اور جب آدمی بھی جوان ہو اور اس کی بھانجی بھی جوان ہو تو اس حالت میں اس کا بوسہ لینا اور معانقہ کرنا قبیح عمل ہے اور یہ شہوت انگیزی اور شر و فساد کے حصول کی جگہ ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ ایسا کرنے سے منع کیا جائے، اور آپ کی بیوی کو اس سلسلہ میں آپ کی اطاعت کرنی چاہیے، اور آپ کی غیر موجودگی میں اپنے ماموں کا استقبال نہیں کرنا چاہیے، اور اس سلسلہ تساہل اختیار کرنا غیرت میں کمزوری کی دلیل ہے.

کتنی ہی خرابیاں اور افسوس و غم حاصل ہوئے ہیں خاص کر اس دور میں جبکہ دین امور میں کمزوری پیدا کر لی گئی ہے اور احتیاط کی قلت پائی جاتی ہے، یہ محرم شخص پر تہمت نہیں بلکہ یہ اس کے لیے خیر و بھلائی میں معاونت ہے، اور اسے فتنہ و فساد اور شر سے محفوظ رکھنے کے لیے اس کی حمایت ہے شریعت اسلامیہ نے مفاسد یعنی خرابی والی اشیاء کو دور کرنا اور مصلحت کو لانا مقرر نہیں کیا ہے اور فتنہ و فساد کی طرف لے جانے والے طرق کو

بند کیا ہے.

اور بعض معاشروں میں یہ عادت بن چکی ہے کہ جب نوجوان آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسرے کا بوسہ لیتے ہیں اس کا انکار کرنا اور انہیں اس سے روکنا ضروری ہے، اور بعض تو اس حد تک جا چکے ہیں کہ جب بھی اپنے محرم کو دیکھتے ہیں تو اس کا بوسہ لیتے ہیں، اور اس سے بھی بری عادت یہ ہے کہ چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹی کا بوسہ لیا جاتا ہے، یہ ان عادات میں شامل ہوتی ہے جو مسلمانوں میں باہر سے سرایت کر چکی ہیں.

وگرنہ تو مسلمان اس طرح کا ملاپ اور بوسہ سے واقف تک نہ تھے، اور چچا پھوپھی اور خالہ اور ماموں کی بیٹی کا بوسہ لینا تو واضح طور پر حرام ہے اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ یہ سب اجنبی عورتیں ہیں اور یہ محرم نہیں ان کے ساتھ تو مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں چہ جائیکہ ان کا بوسہ لیا جائے.

امام ترمذی رحمہ اللہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

" ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کوئی ایک اپنے بھائی یا دوست تو ملتا ہے تو کیا وہ اس کے لیے جھک جایا کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں

اس شخص نے عرض کیا: کیا وہ اس سے معانقہ کرے اور اس کا بوسہ لیا کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں "

تو اس شخص نے عرض کیا: کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کیا کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2728) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح سنن ترمذی میں حسن قرار دیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

نوجوانوں میں ایک عادت ہے کہ وہ جب بھی آپس میں ملتے ہیں تو ایک دوسری کے رخسار کا بوسہ لیتا ہیں، اور یہ

عادت علماء كے ساتھ مساجد ميں اور اساتذہ كے ساتھ كلاس روم ميں بھى عام ہو چكى ہے، تو كيا يہ سنت كے مخالف ہے يا اس ميں كوئى حرج نہيں، يا يہ بدعت اور معصيت و گناہ ہے يا جائز ہے ؟

كميٹى كا جواب تھا:

" ملاقات كے وقت تو السلام عليكم كہنا اور ہاتھ سے مصافحہ كرنا مشروع ہے، اور اگر يہ ملاقات سفر كے بعد ہو تو اسى طرح معانقہ بھى مشروع ہے؛ كيونكہ حديث ميں انس رضى اللہ تعالى عنہ سے ثابت ہے كہ:

" جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام آپس ميں ملتے تو وہ ايك دوسرے سے مصافحہ كيا كرتے تھے، اور جب سفر سے واپس آتے تو وہ معانقہ كيا كرتے تھے "

رہا رخسار كا بوسہ لينے كا مسئلہ تو ہمارے علم كے مطابق تو سنت نبويہ ميں اس كى كوئى دليل نہيں ملتى " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (24 / 128).

اللہ سبحانہ و تعالى سب كو اپنے پسنديدہ اور رضا كےكام كرنے كى توفيق نصيب فرمائے.

واللہ اعلم .